REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۲ وفا ۱۳۳۵ھش | ۱۲ جولائی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۹ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مری سے مطلع فرماتے ہیں کہ

"دو دن بارش کی وجہ سے طبیعت خراب رہی آج بہتر ہونے لگ گئی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۱ جولائی۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی طبی مشورے کی غرض سے کل مورخہ ۱۰ جولائی کو تین بجے بعد دوپہر بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

آپ نے اس عرصہ کے لئے علی الترتیب حسب ذیل احباب کو قائمقام امیر مقامی تجویز فرمایا ہے۔ اول صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب دوم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب سوم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب چہارم مولوی محمد دین صاحب (ناظر تعلیم)

لاہور ۹ جولائی۔ (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ کمر میں درد تا حال باقی ہے۔ احباب شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل عنقریب مشرق وسطیٰ کا دوبارہ دورہ کرینگے

مسٹر ہمرشولڈ اسرائیل اور عرب حکومتوں سے ایک دفعہ پھر ذاتی طور پر رابطہ پیدا کرنا چاہتے ہیں

نیو یارک ۱۱ جولائی۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ جو آجکل جنیوا میں ہیں عنقریب دوبارہ مشرق وسطیٰ جائیں گے۔ پروگرام کے مطابق وہ ۱۹ جولائی کو بیت المقدس پہونچیں گے۔ اور پھر وہاں سے ۲۱ جولائی کو قاہرہ روانہ ہو جائینگے جہاں ان کا قیام دو روز تک رہے گا۔ انہوں نے کل جنیوا میں ایک بیان میں بتایا کہ میرے اس دورے کا فلسطین کے حالیہ واقعات سے براہ راست تعلق نہیں ہے۔ میں اپنے گزشتہ دورے کے سلسلہ میں اسرائیل اور عرب حکومتوں سے ایک دفعہ پھر ذاتی طور پر رابطہ پیدا کرنا چاہتا ہوں۔

صدر سکندر مرزا آئندہ اتوار کو ترکی کے دورے پر انقرہ روانہ ہو رہے ہیں

آپ دوران قیام میں ترکی کی نیشنل اسمبلی سے بھی خطاب کریں گے

کراچی ۱۱ جولائی صدر سکندر مرزا آئندہ اتوار کے روز ترکی کے دو ہفتہ کے دورے پر کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز انقرہ روانہ ہو رہے ہیں۔ اس موقعہ پر سرکاری افسران اور اخباری نمائندوں کی ایک جماعت بھی آپ کے ہمراہ جائیگی وہاں پہنچنے کے دوسرے روز ہی آپ ترکی کی نیشنل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔ ۱۷ جولائی کو آپ کے اعزاز میں ایک فوجی پریڈ ہوگی۔ استنبول میں آپ جنگی جہازوں کا معائنہ کرینگے۔ اس دورے میں آپکی بیگم بھی آپ کے ساتھ جارہی ہیں۔

صدر آئزن ہاور دوبارہ انتخاب لڑینگے

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ صدر آئزن ہاور صدارت کے لئے دوبارہ کھڑے ہوں گے۔ انتخابات نومبر میں ہو رہے ہیں۔

مصر کے لئے آپ دوز ہیں اور تباہ کن جہاز

قاہرہ ۱۱ جولائی۔ اخبار الاہرام نے یہ اطلاع شائع کی ہے۔ کہ مصر کو جلد ہی نئی آبدوزیں اور تباہ کن جہاز حاصل ہو جائیں گے۔

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب دمشق جانے کیلئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۱۱ جولائی۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب آج صبح ساڑھے پانچ بجے دمشق جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے۔ آپ بس کے ذریعہ لاہور روانہ ہوئے ہیں۔ جہاں سے آپ کراچی تشریف لے جائیں گے۔ بہت سے احباب نے بس کے اڈہ پر پہنچکر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری صدر محلہ دار الصدر شرقی نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب محترم شاہ صاحب کے بخیریت پہنچنے اور سفر کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ناروے سے واپسی پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی موٹر کار کو حادثہ

چوہدری صاحب موصوف اور آپکی بیگم صاحبہ معجزانہ طور پر محفوظ رہے

شاک ہالم (بذریعہ ڈاک) گزشتہ ماہ عالمی عدالت انصاف کے جج محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب چند یوم رخصت پر ہیگ سے سویڈن اور پھر وہاں سے ناروے تشریف لے گئے تھے وہاں سے واپسی پر آپ کی موٹر کار کو ایک حادثہ پیش آیا جس میں آپ اور آپ کی بیگم صاحبہ معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۵ جولائی کو ۶ بجے شام آپ کی کار پہاڑی علاقہ میں سے گزر رہی تھی اور گرد و برف بھی لیکن سڑک صاف تھی البتہ اس میں بہت سے موڑ تھے۔ ایک مقام پر شوفر کو موڑ نظر نہ آیا اور موٹر بڑی تیزی سے اس موڑ پر پہنچکر ادھر سے ادھر مڑی اور سڑک سے گرتے گرتے اس طرح رک گئی کہ گویا فرشتوں نے ہاتھ دے کر روک دی ہے۔ موٹر کے ایک پہیئے کو پتھر سے رگڑ کھانے کی وجہ سے بہت خفیف سا نقصان پہنچا نیز آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کو خفیف سی ضرب لگی۔ موٹر اس طور پر رکی تھی کہ اسے سڑک پر واپس لانا دشوار تھا۔ اور سڑک بالکل سنسان تھی۔ لیکن دو چار منٹ کے بعد ہی اتفاق سے ایک ٹرک وہاں پہنچ گیا۔ اور اس کی مدد سے فوراً موٹر سڑک کے ہموار حصہ پر آگئی۔ اور آپ وہاں سے روانہ ہو کر بخیریت تمام سویڈن کے دار الحکومت شاک ہالم پہنچ گئے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

روس اور ایران کے تعلقات

ماسکو ۱۱ جولائی۔ کل کریملن میں شہنشاہ ایران اور حکومت ایران کے افسروں نے روسی حکام سے دونوں ملکوں کے تعلقات کے بارے میں بات چیت کی۔ طرفین کی طرف سے دوستی اور باہمی اقتصادی اہمیت پر زور دیا گیا۔ تاہم مشترکہ اعلان پر دستخط غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔

برما نے امریکی قرضہ کی پیشکش قبول کر لی

رنگون ۱۱ جولائی۔ برما نے اقتصادی ترقی کے لئے امریکی قرضے کی پیشکش قبول کر لی ہے۔ یہ قرضہ ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر پر مشتمل ہوگا۔ اور نسبتاً کم شرح سود پر دیا جائے گا۔

— لاہور ۱۱ جولائی۔ سید فدا حسین سی ایس پی ایڈیشنل چیف سیکرٹری سروسز اینڈ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو پاکستان کا نامزد مغربی پاکستان کا قائمقام ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ر جولائی سنہ ۵۶ء

امن کی ذہنی بنیادیں

روس نے اقوام متحدہ کے تخفیف اسلحہ کمشن میں جس کا اجلاس آجکل نیویارک میں ہو رہا ہے۔ اسلحہ کی دوڑ کو روکنے کے بارے میں بعض نئی تجاویز پیش کی ہیں۔ اس کے اس نئے منصوبے کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے تمام ممبر ممالک پوری سنجیدگی اور دیانتداری سے بین الاقوامی معاملات میں طاقت استعمال نہ کرنے اور علی الخصوص ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی لگانے کا عہد کریں۔ بعد میں ان ممالک کو بھی جو اقوام متحدہ کے ممبر نہیں ہیں۔ اس عہد میں شریک ہونے کی دعوت دی جائے۔ تاکہ دنیا میں قیام امن کی ضمانت مل سکے۔ روسی نمائندے نے یہ منصوبہ پیش کرتے ہوئے مغربی طاقتوں پر یہ الزام عائد کیا۔ کہ وہ تخفیف اسلحہ کے بارے میں سمجھوتہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتیں۔ بلکہ امن امن پکارنے کے باوجود امن کے امکانات کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔

تخفیف اسلحہ کا کمیشن کوئی آج قائم نہیں ہوا ہے۔ اور نہ ہی اس سلسلہ میں یہ پہلی تجاویز ہیں۔ جو روس یا کسی اور ملک کی طرف سے پیش کی گئی ہیں۔ کافی عرصہ سے یہ کمیشن قائم چلا آرہا ہے۔ اور تخفیف اسلحہ کے متعلق مغربی طاقتوں اور کمیونسٹ بلاک کی طرف سے متعدد منصوبے پیش کئے جا چکے ہیں۔ اور طرفین ایک دوسرے کے منصوبوں کو مسترد کرکے ایک دوسرے پر بددیانتی کا الزام عائد کرتے چلے آرہے ہیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ جب دونوں ہی امن امن پکار رہے ہیں۔ اور دونوں ہی بنیادی طور پر اس بات کے حق میں ہیں۔ کہ امن کے مفادات کے پیش نظر اسلحہ بندی کی دوڑ ختم ہو جانی چاہیئے۔ تو پھر دونوں کے درمیان اس بارے میں مفاہمت کیوں نہیں ہو جاتی۔ کیا وجہ ہے۔ کہ اسلحہ بندی کی دوڑ میں کمی آنے کی بجائے ہر آن اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ اور تخفیف اسلحہ کمیشن اس پردے کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کہ جس کی آڑ میں طرفین اپنے آپ کو اور زیادہ مسلح کرنے میں مصروف ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ قومیں جو کچھ زبان سے کہتی ہیں۔ ان کے دل و دماغ ان کا ساتھ نہیں دیتے۔ ان کے پیش نظر پوری انسانیت کا مفاد نہیں۔ بلکہ صرف اپنے اپنے بلاک اور گروپ کا مفاد ہے۔ حالانکہ امن کا مسئلہ کسی ایک گروپ اور کسی ایک بلاک کا مسئلہ نہیں۔ پوری انسانیت کا مسئلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں باہمی اعتماد کا جذبہ سرے سے مفقود ہے۔ اس وقت تمام دنیا مساویانہ طاقت کے دو گروہوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اور ان دونوں گروہوں کی باہمی کشیدگی کے باعث پورا کرۂ ارض اور اس کی تمام کی تمام آبادی ایک عظیم خطرہ سے دوچار ہے۔ اس وقت ایک ایسے نقطۂ نظر کی ضرورت ہے۔ کہ جو قومی یا نسلی مفاد سے بالاتر ہوتے ہوئے پوری انسانیت کے مفاد پر حاوی ہو۔

اس مرحلہ پر طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ عالمی نقطۂ نگاہ پیدا کیونکر ہو۔ سو جیسا کہ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ سائیکالوجی کراچی یونیورسٹی نے تیسری پاکستان فلاسفیکل کانگرس منعقدہ پشاور میں خطبۂ صدارت پڑھتے ہوئے کہا تھا۔ یہ عالمی نقطۂ نظر اس وقت تک پیدا نہیں ہوگا۔ جب تک کہ انسانی زندگی میں ایک بالاتر مقصدیت کی کارفرمائی کا احساس اجاگر ہو کر امن کی ذہنی بنیادوں کو پورے طور پر استوار نہ کر دے۔ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب تک روئے زمین پر بسنے والے انسان صحیح طور پر اس حقیقت کو نہ سمجھیں گے۔ کہ وہ اپنے اعمال و کردار کے بارے میں ایک قادرِ مطلق ہستی کے سامنے جواب دہ ہیں۔ کہ جو کل کائنات اور پوری انسانیت کی خالق و مالک ہے۔ اس وقت تک وہ بین الاقوامی معاملات میں تمام بنی نوع انسان کے مجموعی مفاد کو مدنظر رکھنے کی طرف کبھی مائل نہ ہوں گے۔ یقیناً یہی وہ ذہنی بنیاد ہے۔ کہ جس کے استوار ہونے پر دنیا میں پائدار امن قائم ہونے کا دارومدار ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ دنیا کے موجودہ طاقتور بلاکوں کے درمیان ان کے اپنے اپنے مفاد کے مطابق تخفیفِ اسلحہ کا سمجھوتہ ہو جاتا ہے۔ تو بھی دنیا میں مستقل امن کی ضمانت نہیں مل سکتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس سمجھوتہ کے باعث متوقع جنگ کا خطرہ کچھ عرصہ کے لئے ٹل جائے۔ مستقل امن صرف اسی صورت میں قائم ہوگا۔ کہ پوری انسانیت کا مفاد پیش نظر رکھنے کی صلاحیت پیدا ہو کر امن کی ذہنی بنیادوں کو مضبوطی اور استواری سے ہمکنار کر دے۔ اس حقیقت کی طرف محترم قاضی محمد اسلم صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں ان الفاظ میں توجہ دلائی ہے:-

"سیاسی چالیں باہمی خوف۔ اور حکمت عملی سے تعلق رکھنے والے مفادات جنگ کو ملتوی کر سکتے ہیں۔ اور غیر معین عرصہ تک بھی اسے التواء میں ڈال سکتے ہیں۔ یہی نہیں ان کی وجہ سے ہلاکت آفریں ہتھیاروں کے محدود استعمال کے متعلق باہمی سمجھوتہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ سب عارضی سہارے ہیں۔ ان کی مدد سے بنیادی طور پر جنگ پر قابو پانا ممکن نہیں۔ جنگ پر قابو پانے کا خواب انسان انسان کے درمیان خیر سگالی اور محبت کے جذبے کو فروغ دینے اور تمام بنی نوع انسان کی خوشحالی کو مطمحِ نظر بنانے کے سوا کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔ اور یہ جب ہی ممکن ہوگا۔ کہ جملہ مخلوقات میں بالعموم اور انسانی زندگی میں بالخصوص ایک بالاتر مقصدیت کی کارفرمائی کا احساس لوگوں کے ذہنوں میں اجاگر ہو۔ اور اس کو تسلیم کرنے کا شعور اس نہج پر پہنچ جائے۔ کہ اس کے بالمقابل کمتر درجے کے مقاصد اتنے ہی فروتر نظر آنے لگیں۔ جتنے کہ فی الحقیقت وہ ہیں۔ اسی احساس اور اسی شعور کو امن کے حق میں ایک بیش قیمت سرمایہ کی حیثیت حاصل ہے۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ امن کی ذہنی بنیادوں میں استواری اور مضبوطی کی یہ کیفیت زمانہ موجودہ کے دو طاقتور بلاکوں سے تعلق رکھنے والے ان سیاستیین کے ذریعہ رونما نہیں ہو سکتی۔ کہ جو اپنی ذہنی ساخت کی وجہ سے گروہی اور قومی مفادات سے بالا ہو کر سوچ ہی نہیں سکتے۔ ہاں یہ کارنامہ ان دردمند انسانوں کی مجاہدانہ کوششوں کی بدولت ہی ظہور میں آئے گا۔ جن کے وجود سیاسی مصلحتوں سے یکسر بالا ہوں۔ اور جو دنیا میں ذہنی انقلاب برپا کرنے کی خاطر اپنا وقت اور اپنا مال رضاکارانہ طور پر وقف کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تاریخ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ اس قسم کے ذہنی انقلاب ہمیشہ ان بندگانِ خدا کے ذریعے ظاہر ہوئے ہیں۔ کہ جنہوں نے سیاسی اقتدار کو مطمح نظر بنائے بغیر عام انسانی مفاد کی خاطر اصلاحِ خلق کا بیڑا اٹھایا۔ اور بے غرض اور بے لوث جذبۂ خدمت کی بدولت انسانوں کے قلوب و اذہان پر اپنی فرمانروائی کا ایسا سکہ بٹھایا۔ کہ جو پھر مٹائے نہیں مٹ سکا۔ اس انقلاب کی روشن ترین مثال ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں ملتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسے حکیمانہ طریق پر عرب کے رہنے والوں میں امن کی ذہنی بنیادوں کو استوار کیا۔ کہ عرب کے وہی قبائل جو خونخوار درندوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑنے اور نسلاً بعد نسلٍ لڑتے چلے جانے کو فخر کا موجب سمجھتے تھے۔ اور جن کی تلواریں کبھی نیام میں رہنا جانتی ہی نہ تھیں۔ باہم ایسے شیر و شکر ہوئے کہ ایک دوسرے پر جان نثار کرنے لگے۔ قبائل میں سے بھی اوس و خزرج کی دشمنی ضرب المثل کا درجہ رکھتی تھی۔ لیکن جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت قدسی کی بدولت ان کے نقطۂ نظر میں تبدیلی آگئی۔ تو وہ آپس میں سگے بھائیوں کی طرح مل کر رہنے لگے۔ پھر یہ امن کی ذہنی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا جذبہ ہی تھا۔ جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فتح مکہ کے موقع پر لا تثریب علیکم الیوم کا اعلان کروایا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ۱۸ سال تک دشمنی کے اظہار میں ناخنوں تک کا زور لگا ڈالا تھا۔ آنِ واحد میں آپ کے والہ و شیدا بن کر آپ کے قدموں پر آگرے۔

اسی طرح آج بھی امن کی ذہنی بنیادیں دردمند انسانوں کی مجاہدانہ کوششوں کے ذریعہ ہی استوار ہوں گی۔ دنیا کے عظیم سیاستیین گفت و شنید کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ جنگ کو ملتوی کر سکتے ہیں۔ لیکن دنیا میں مستقل اور پائیدار امن کی بنیاد نہیں ڈال سکتے۔ ان حالات میں امن سے محبت رکھنے والے دردمند انسانوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ دنیا کو طاقتور بلاکوں کے سیاسی قائدین اور ان کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں بلکہ باہم مل کر دنیا میں امن کی ذہنی بنیادیں مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ آج اسی قدر وسیع پیمانے پر یہ جدوجہد جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ جس کے زیر اثر خود دنیا کے عظیم سیاسی قائدین کی ذہنیتوں میں بھی تبدیلی آجائے۔

سرکاری ڈاکٹروں پر پابندی

مغربی پاکستان کے وزیر صحت خان خداداد خاں نے ایک حکم کے ذریعہ سرکاری ڈاکٹروں کو پرائیویٹ پریکٹس سے سختی سے منع کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اکثر ڈاکٹر اپنا سارا وقت پرائیویٹ پریکٹس میں صرف کرتے ہیں۔ اور اپنے مفوضہ کام سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اگر ڈاکٹر روپیہ کمانے کے لئے اپنے مفوضہ کام سے غافل ہو جاتے ہیں۔ تو اس طرح نہ صرف عوام کو سخت نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ قومی روپیہ بھی جو سرکاری ڈاکٹروں کی تنخواہ وغیرہ میں صرف ہوتا ہے ضائع جاتا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

سویڈن میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پہلے اسلامی مشن کا قیام

احباب سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست

از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بی۔ اے انچارج جرمنی مشن (بوساطت وکالت تبشیر ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بھروسہ پر عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں برادرم سید کمال یوسف صاحب کے ہمراہ ۱۴ جون ۱۹۵۶ء کو (گوٹن برگ) Gotenborg شہر میں خاکسار وارد ہوا۔ سویڈن کی سرزمین کی سرسبز وادیوں۔ چٹانوں کی گہرائیوں سے گزرنے والی خوبصورت جھیلوں کے قدرتی اور دلکش مناظر کو پہلی دفعہ دیکھ کر دل کی گہرائیوں سے دعائیہ رنگ میں یہ کلمات زبان پر آئے کہ اے خدا جس طرح تو نے اس سرزمین کو ظاہری حسن کے زیور سے آراستہ کیا ہے۔ اسی طرح اس ملک کے بسنے والوں کے قلوب کو اپنے نور کی کرنوں سے روشن کردے۔ تا یہ ملک ظاہری اور روحانی لحاظ سے منور نظر آئے۔

نئے مشن کے قیام کے لئے پہلا ضروری کام مناسب کمرہ کی تلاش ہوتا ہے۔ اس بارہ میں خاص تگ و دو اور کوشش کے بعد بفضلہ تعالیٰ گوٹن برگ شہر میں ایک کمرہ مناسب کرایہ پر مل گیا ہے جس میں برادرم کمال یوسف صاحب منتقل ہو چکے ہیں۔ ایک ہفتہ قیام کے دوران میں مختلف علمی سوسائیٹیز سے تعلقات پیدا کئے گورنمنٹ کے محکمہ متعلقہ کے افسر انچارج کو ملنے کا موقعہ ملا۔ اس نے ہمارے تبلیغی کام میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور ہر ممکن امداد کا پورا پورا یقین دلایا نیز برادرم کمال یوسف صاحب کو زبان سیکھنے کے بارہ میں بھی امداد کا وعدہ کیا۔

تبلیغی ملاقاتوں کے سلسلہ میں سب سے اہم ملاقات ایک ایرانی دوست سے ہوئی۔ ان سے خاکسار نے ہمبرگ سے ہی خط و کتابت کے ذریعہ تعلقات پیدا کئے ہوئے تھے۔ ان سے تفصیلی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے خدا کے فضل سے مشن کے قیام کے سلسلہ میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور ہر ممکن امداد کا یقین دلایا۔ یہ دوست جرمن زبان بھی جانتے ہیں۔ اس لئے انہیں جرمن لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ جرمن کونسل جنرل اور اس کونسل جنرل سے بھی برادرم کمال یوسف صاحب کی ملاقات کروائی۔ اور انہوں نے مشن کے کاموں کے سلسلہ میں امداد کا وعدہ کیا۔ اور یونیورسٹی کے جرمن زبان کے پروفیسر کے ذریعہ مختلف علمی اداروں سے تعارف کروانے کا یقین دلایا۔

گوٹن برگ کا سب سے بڑا روزنامہ اخبار GOTI BORS-POSTEN نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۲ جون میں ہم دونوں کے فوٹو کے ساتھ خاکسار کا انٹرویو نہایت اچھے الفاظ میں شائع کیا۔ اس میں مضمون نگار نے اسلام کو امن صلح اور رواداری کا مذہب قرار دیتے ہوئے اہالیان سویڈن کی توجہ ہمارے مشن کی طرف مبذول کرائی ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ مسٹر لطیف نے بتایا کہ لفظ اسلام کا مطلب امن ہے۔ اس لئے اسلام امن کے قیام پر خاص زور دیتا ہے۔ اسلام صرف حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہی نبی قرار نہیں دیتا۔ بلکہ حضرت مسیح کو بھی نبی قرار دیتا ہے۔ اسلام عالمگیر اخوت کا حامی ہے۔ گوٹن برگ میں بھی مناسب وقت پر مسجد تعمیر کی جائے گی۔ جماعت ہمبرگ (جرمنی) میں عنقریب مسجد تعمیر کر رہی ہے۔ ایک مسلمان دن میں پانچ دفعہ اپنے رب کے حضور سربسجود ہوتا ہے۔ مسٹر لطیف نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی نماز میں ایک خاص روحانی قیمت ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں کی مخلصانہ دعاؤں کو پایہ قبولیت بھی بخشتا ہے۔ آخر میں برادرم کمال یوسف صاحب کا ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار لکھتا ہے۔ کہ گفتگو کے دوران میں وہ اپنے آئندہ مشن کے قیام کی تجاویز سوچنے میں منہمک نظر آتے تھے۔ مضمون نگار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کا مرکز پاکستان میں ہے۔ جہاں مبلغین دنیا بھر میں تبلیغ کے کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی تائید و نصرت کے بھروسہ پر سویڈن میں مشن کی داغ بیل ڈال دی گئی ہے اس اہم مشن کا قیام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزمی کا نتیجہ ہے۔ اسلام کی اشاعت کے نئے دور کا مظہر ہے۔ خاکسار احباب جماعت سے حضور پُرنور کی صحت کاملہ اور شفا کے لئے عاجزانہ [illegible] درد سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے وجود باجود سے اس زمانہ میں اسلام کی ترقی وابستہ ہے۔ خدا تعالیٰ حضور کو کامیاب و کامران لمبی عمر عطا کرے تاکہ حضور پرنور کی قیادت میں تمام عالم میں اسلام کا پرچم لہرائے [illegible] مشن کی [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمانۂ حال کے مواد فاسدہ کا استیصال صرف خشک دلائل سے ممکن نہیں

"میرا یقین ہے کہ زمانۂ حال کے ابخرۂ ردیہ و مواد فاسدہ کا استیصال صرف خشک اور ظاہری دلائل سے ممکن نہیں۔ تاریکی ہمیشہ نور سے دور ہوتی رہی ہے۔ اور اب بھی ایمانی انوار اس تاریکی کو دور کریں گے۔ ایسے معرکے میں وہ لوگ کام نہیں کر سکتے کہ لیکچر یا تقریر کرنے میں نہایت فصیح ہوں۔ اور ایمانی وفاداریوں اور صدقوں کی تحریک نہ پہنچی ہو۔ ہاں اگر فضل و احسان الٰہی سے کسی انگریزی خواں میں یہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں تو پھر نور علیٰ نور ہوگا۔ اور اگر ایسے انگریزی خواں ہمیں میسر نہ آجائیں۔ تو پھر بھی ہم ہرگز ناامید نہیں۔ اور کیوں ناامید ہوں ہمارے پاس مواعید صادقہ حضرت اصدق الصادقین کا ایک ذخیرہ ہے اور ہماری تسلی کے لئے یہ آیات قرآن کریم کافی ہیں۔ جن کو ہم پڑھتے ہیں۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یأتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب۔ اب ہمیں انصاف کرنا چاہیئے کہ ابھی تک ہم نے کیا دکھ اٹھایا اور کونسے زلازل ہم پر آئے کس قدر صبر کرتے زمانہ گزرا۔ یہ تو سوء ادبی ہے کہ ہم روز اول سے اپنے خداوند کریم پر [illegible] کریں کہ اس نے ہماری محنت کا کوئی نتیجہ نہیں دیا۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ ۲ ص ۵۹)

آیت لو تقوّل علینا... کا معیارِ صداقت اور بہائیت

(از مکرم عبدالرشید صاحب شاہد کوئٹہ)

بہائیوں کے خود ساختہ انوکھے طرزِ استدلال کے مطابق جناب ابوالفضل بہائی مبلغ نے اپنی کتاب "کتاب الفرائد" میں قرآن پاک کی آیت لو تقول علینا... الخ پیش کرکے یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے۔ کہ جناب علی محمدؐ صاحب باب اور جناب بہاء اللہ صاحب اپنے دعاوی میں حق پر تھے، حالانکہ جو معیارِ صداقت اللہ تعالےٰ نے اس آیہ کریمہ میں بیان کیا ہے۔ وہی معیار جناب باب اور جناب بہاء اللہ صاحب کے باطل ہونے کا ایک بیّن اور واضح ثبوت ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم اسی آیہ کریمہ کی رو سے یہ ثابت کریں گے۔ کہ نہ جناب باب حق پر تھے۔ اور نہ ہی جناب بہاء اللہ صاحب کو سچائی سے کوئی نسبت تھی۔

ابوالفضل صاحب بہائی اپنی کتاب کے صفحہ چوبیس پر تحریر کرتے ہیں۔

"بلکہ در صحف الٰہیہ وارد است کہ اگر نفسی کلامی را خود فرا باند و بخداوند بندد و بافترا با دجلّت عظمتہٗ نسبت دہد حق جل جلالہ بیمین قدرت او را اخذ فرماید و ہلاک کند و مہلت نعہد و اورا کلا مشرا زائل نماید چنانچہ در سورۂ مبارکہ حاقہ فرمودہ است ولو تقول علینا......... (الخ)"

(کتاب الفرائد صفحہ ۲۴)

ترجمہ:۔ کہ صحف الٰہیہ میں آیا ہے۔ کہ اگر کوئی نفس اپنی طرف سے کوئی کلام بنائے۔ اور پھر اسے خدائے عزّ و جلّ کی طرف منسوب کرے۔ تو ایسے شخص کو اللہ تعالےٰ اپنے یمین قدرت کے ساتھ پکڑ لیتا ہے۔ ہلاک کر دیتا ہے۔ اور اس کو مہلت نہیں دیتا۔ بلکہ اس کو اور اس کے کلام کو بالکل نابود کر دیتا ہے۔ اس سے آگے مصنف نے آیت مبارکہ لو تقول علینا نقل کرکے یہ لکھا ہے۔ کہ "یہ آیت اس بات پر واضح دلیل ہے۔ کہ خداوند تبارک و تعالےٰ ہرگز ایسے شخص کو مہلت نہیں دے گا۔ کہ جو اپنے کلام کو کذب بیانی کرتے ہوئے اس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور اپنی کلام کا نام کہ جسے اس نے از خود تصنیف کیا ہے۔ وحی آسمانی رکھتا ہے۔ اور اس کی آیات کو آیات الٰہیہ کہہ کر پڑھتا ہے۔" (کتاب الفرائد صفحہ ۲۵)

اب ظاہر ہے کہ جہاں تک آیہ کریمہ لو تقول علینا کے مطالب کا تعلق ہے۔ وہ مصنف کتاب الفرائد نے کسی حد تک درست بیان کئے ہیں۔ لیکن اب تنقیح طلب امر یہ ہے، کہ آیا قرآن پاک کی مذکورہ آیت کی رو سے اور ابوالفضل صاحب بہائی مبلغ کے بیان کردہ مرقومہ بالا مطالب کی رو سے جناب علی محمدؐ صاحب باب اور جناب مرزا حسین علی صاحب بہاء اللہ اپنے دعاوی میں سچے بھی ثابت ہوتے ہیں یا نہیں صرف اس آیت کریمہ کی تلاوت کرکے یا اسے کسی کتاب میں لکھ کر کسی کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرنا فی الحقیقت کسی کو حق پر ثابت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ ہم اس آیت میں بیان کردہ معیارِ صداقت کے مطابق ان کی سچائی کو ثابت نہ کریں۔ پس قبل اس کے کہ ہم جناب باب اور جناب بہاء اللہ صاحب کے دعاوی پر غور کریں۔ ہم یہ دیکھیں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایک مامور من اللہ کے لئے کیا معیارِ صداقت اس آیت میں پیش کیا ہے۔

سو واضح رہے کہ یہ آیت کریمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی تھی، اور اس میں اللہ تعالےٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کی یہ دلیل دی ہے، کہ اگر یہ برگزیدہ رسول جھوٹا اور خدا تعالےٰ پر افترا کرنے والا ہوتا۔ تو ہم خود اسے ہلاک کرتے۔ اور اس کے مشن کو تباہ و برباد کر دیتے۔ اور کوئی تم میں سے اسے اس ہلاکت سے بچا نہ سکتا۔ گویا معلوم ہوا۔ کہ جو شخص بطور افتراء رسالت یا مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کریگا۔ وہ آیت موصوفہ بالا کی تصریح کے مطابق ضرور اپنے مشن میں ناکام و نامراد اللہ تعالےٰ کے عذاب سے ہلاک ہوگا۔ اور کوئی طاقت اسے اس ہلاکت سے محفوظ نہیں کر سکے گی۔

دوم یہ کہ وہ اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ رسالت کی مانند ہرگز عمر نہیں پا سکے گا۔ چنانچہ خود ابوالفضل صاحب بہائی کے مذکورہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے نزدیک بھی اس آیت کا یہی مطلب ہے۔ لہٰذا یہ معلوم کر لینے کے بعد کہ اللہ تعالےٰ نے ایک مامور من اللہ کے صدق کو پرکھنے کے لئے کیا معیار مقرر کیا ہے۔ ہم جناب علی محمدؐ صاحب باب اور جناب بہاء اللہ صاحب کے دعاوی پر غور کریں گے۔ کہ آیا وہ اس معیار کی رو سے سچے تھے یا جھوٹے۔

جناب علی محمدؐ صاحب باب نے مئی ۱۸۴۴ء میں باب ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ جس کا مفہوم خود ایک بہائی مصنف نے یوں بیان کیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"کان المفہوم لدی العموم من لفظۃ (الباب) فی اوائل قیام حضرتہم انّہ الواسطۃ بین حجّۃ اللّٰہ الموعود المنتظر وبین الخلق"

(الکواکب صفحہ ۹۰)

ترجمہ:۔ یعنی باب کے دعویٰ کی ابتداء میں لفظ باب سے عوام نے یہ سمجھا۔ کہ وہ امام مہدی اور مخلوق کے درمیان ایک واسطہ ہے، گویا جناب علی محمدؐ صاحب کا مدعی باب ہونے سے مطلب یہ تھا۔ کہ وہ مخلوق اور ایک قریب عرصہ میں ظاہر ہونے والے موعود کے درمیان واسطہ ہیں۔ اور اس کی خوشخبری دینے والے ہیں۔

لیکن اس کے چار سال بعد قلعہ چہریق سے کسی دوسری جگہ منتقل ہوتے وقت جناب علی محمدؐ صاحب باب نے خود اپنے متعلق یہ اعلان کر دیا۔ کہ "انہ المہدی المنتظر" (الکواکب عربی صفحہ ۳۹۷)

یعنی میں ہی وہ امام مہدی ہوں، جس کی تمام اہل اسلام انتظار کر رہے ہیں۔ حالانکہ جناب علی محمدؐ صاحب اس سے قبل "باب" کا دعویٰ کرکے اپنے آپ کو امام مہدی کی خوشخبری دینے والا ظاہر کر چکے تھے۔

علاوہ ازیں دوسری طرف بابیوں نے بدشت کانفرنس میں نسخ شریعہ اسلامیہ کی جو قرارداد پاس کی تھی، اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے باب نے قلعہ ماکو کے عرصۂ قید میں "البیان" نامی بابیوں کے لئے ایک شریعت کی کتاب لکھنی شروع کی اور اس کے متعلق یہ ارادہ ظاہر کیا۔ کہ وہ اس کتاب کو انیس حصوں میں تقسیم کرے گا۔ اور ہر حصہ میں انیس باب ہوں گے۔ (الکواکب صفحہ ۱۱۶) لیکن اس کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوا۔ اور وہ اپنی اس تجویز کو عملی جامہ نہ پہنا سکا۔ بلکہ ابھی اس نے اپنی اس کتاب کے آٹھ حصے مکمل کئے تھے۔ اور نویں حصہ کو مکمل کر رہا تھا، کہ حکومت نے اسے اس کے دعویٰ مہدویت کے تقریباً دو سال بعد یعنی ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ میں امن عامہ کو برباد کرنے اور پبلک کو حکومت کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنے کے جرم میں تبریز کے مقام پر سزائے موت دے دی۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ ایسا کیوں ہوا؟ کیوں وہ اپنے دعوئے مہدویت کے دو سال بعد ایسے وقت میں اس دنیا سے اٹھ گیا، جبکہ ابھی اس کی شریعت کی کتاب بھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔ اور اس کے پیرو اکثر اس کی تعلیمات سے ناواقف تھے۔ سو اس کا جواب مذکورہ بالا آیہ کریمہ کی روشنی میں جسے خود ابوالفضل بہائی نے بھی پیش کیا ہے۔ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا، کہ جناب علی محمدؐ صاحب باب اپنے دعوئے مہدویت میں کاذب تھے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے دعویٰ میں صادق ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے صادقوں اور راستبازوں والا سلوک کرتا اور انہیں ان کے مشن میں کامیاب ہونے سے قبل کبھی ہلاک ہونے نہ دیتا۔ خواہ ساری دنیا ان کے خلاف متحد ہو کر انہیں نیست و نابود کرنے پر آمادہ ہو جاتی۔ لیکن چونکہ وہ اپنے دعویٰ میں صادق نہیں تھے۔ اس لئے فرقہ بابیہ اپنے زبردست احتجاج اپنی تمام قوت اور ساری جدوجہد کے باوجود انہیں خدا تعالےٰ کے عذاب سے محفوظ نہ کر سکا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے دو برس کے اندر اندر ہی ان کی خود ساختہ شریعت کے انہیں ہلاک کرکے یہ ثابت کر دیا۔ کہ مدعی کاذب کو خدا تعالیٰ اس طرح عذاب میں گرفتار کرکے تباہ و برباد کیا کرتا ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ کیا جناب مرزا حسین علی صاحب بہاء اللہ اپنے دعویٰ میں صادق تھے یا کاذب؟ سو اول ان کا دعویٰ ہی اس بات کی کافی دلیل ہے کہ وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے۔ کیونکہ ان کا دعویٰ نبوت یا مامور من اللہ ہونے کا نہیں تھا، بلکہ وہ مدعی الوہیت تھے۔ چنانچہ ابوالفضل صاحب بہائی ان کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنے والوں کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"شیخ صاحب کا یہ خیال کہ باب اور بہاء نے دعویٰ نبوت کیا تھا۔ محض وہم و گمان ہے۔ ہر شخص جو بہائیوں سے واقف ہے۔ یا ان کی کتب پر اطلاع رکھتا ہے۔ خوب جانتا ہے۔ کہ نہ الواح مقدسہ میں دعویٰ نبوت پایا جاتا ہے۔ اور نہ اہل بہاء نے کبھی باب یا بہاء اللہ کے لئے نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔" (کتاب الفرائد صفحہ ۴۲۵)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جناب بہاء اللہ صاحب کا دعویٰ نبی اور مامور من اللہ ہونے کا نہیں تھا۔ بلکہ جیسا کہ بہائی کتب سے ظاہر ہے۔ کہ جناب بہاء اللہ صاحب کا دعویٰ نبوت و رسالت سے بہت بالاتر مقام کا تھا۔ اور وہ اہل بہاء کے نزدیک الوہیت اور مستقل خدائی ظہور کا مقام ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے، کہ آیت موصوفہ بالا میں جو معیارِ صداقت اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ وہ ایک مدعی مامور من اللہ کے لئے ہے۔ نہ کہ مدعی الوہیت کے لئے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ابتدائے آفرینش سے لیکر تا ایندم مامور من اللہ ہمیشہ انسان ہی ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے جب تک جھوٹے مامور من اللہ کو اللہ تعالیٰ خود اپنے عذاب میں گرفتار کرکے اس کے متعلق یہ ثابت نہ کرے۔ کہ وہ اپنے دعوئے ماموریت میں کاذب ہے اس وقت تک مخلوق خدا کے لئے یہ امکان ہوتا ہے۔ کہ وہ اس کے دعویٰ کو غلطی سے سچا سمجھ کر اس کے پیچھے چل پڑیں۔ لیکن اگر کوئی شخص الوہیت کا دعویٰ کرے۔ تو اس کے باطل پر ہونے میں کسی ذی عقل کو ذرہ بھر بھی شک نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کوئی صاحب فہم و فراست غلطی سے اس کے پیچھے چل سکتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے دعوئے الوہیت میں دو قوی وجوہات کی بناء پر کاذب ہوگا۔ اول اس وجہ

ہے کہ وہ عین خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر اسے عین خدا مانا جائے تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ خدا تعالیٰ بھی کبھی محتاج اور کمزور ہو سکتا ہے حالانکہ یہ محال میں سے ہے۔ دوم اس وجہ سے کہ وہ دوسرا خدا نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ آیۂ مبارکہ "لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللّٰہ لفسدتا" کی روشنی میں عقلاً اور منطقی رو سے یہ مسئلہ طے شدہ ہے کہ اگر اس کائنات عالم کے دو خدا ہوں تو یہ سارا نظام عالم درہم برہم ہو کر ختم ہو جائے۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس کائنات ارضی و سماوی کے دو خدا نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اس کائنات عالم کی ہر شئی کا نہایت درجہ محکم اور ابلغ نظام کا پابند ہونا اور اس کے مطابق اپنے اپنے فرائض کو ادا کرنا ہی اس بات کی قوی دلیل ہے کہ اس تمام کائنات کا ایک ہی خدا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ الوہیت کا دعوےٰ بجائے خود مدعی کے کاذب ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ ایک ایسی عاجز اور کمزور ہستی کو جس نے تمام دیگر جانداروں کی طرح اپنی ماں کے پیٹ سے جنم لیا ہو اور تمام بشری لوازم اور کمزوریاں اس کے شامل حال رہی ہوں خدا تسلیم کرنا بالکل بعید از عقل اور دور از فہم بات ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ اس کا عاجز اور کمزور ہونا ہی اسکی خدائی کی دلیل ہے تو بنا بریں دنیا کے تمام انسانوں بلکہ کیڑے مکوڑوں کو بھی خدا ماننا پڑے گا اور اس میں پھر جناب بہاء اللہ صاحب کی کوئی خصوصیت باقی نہ رہی۔

لیکن اگر کسی کو جناب بہاء اللہ صاحب کا دعوےٰ الوہیت باوجود واضح شواہد کے قبول کرنے میں کچھ کلام ہو یا ان کے نزدیک اس کی کوئی تاویل ہو۔ تو تب بھی وہ جناب بہاء اللہ صاحب کو ان کے دعوے میں کسی صورت میں بھی سچا ثابت نہیں کر سکتے خواہ وہ ان کے دعوے کا تعین کچھ بھی کریں۔ کیونکہ جب یہ بات آیۂ کریمہ "لو تقول علینا" کی روشنی میں پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ جناب علی محمد صاحب باب اپنے دعوے مہدیت و رسالت میں جھوٹے تھے تو یہ بالکل سیدھی سی آسان فہم بات ہے کہ جناب بہاء اللہ صاحب اسلئے مدعی کاذب ثابت ہوں گے کہ وہ جناب علی محمد صاحب باب کے مصدق ہیں۔ اور یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ مدعی کاذب کا مصدق بھی کاذب ہے۔ اگر جناب بہاء اللہ صاحب اپنے دعوے میں سچے ہوتے۔ اور وہ فی الواقعہ نبوت سے بلند و بالا کسی مقام پر فائز ہوتے۔ تو وہ کبھی ایسے شخص کی تصدیق نہ کرتے جس کا جھوٹا ہونا قرآن پاک کی اسی آیۂ کریمہ کی رو سے جسے تمام بہائی بھی معیار صداقت مانتے ہیں روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے

پس تمام اہل بہاء کے لئے یہ بڑا سنجیدگی متانت اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ جب علی محمد صاحب باب کے متعلق قرآن پاک کی آیۂ کریمہ "لو تقول علینا" کی روشنی میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں جھوٹے تھے، تو پھر جو شخص ایک مدعی کاذب کی تصدیق کرتا ہے اور اسے سچا قرار دیتا ہے۔ وہ اپنے دعوے میں کس طرح سچا قرار پا سکتا ہے

....

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ

تعلیم الاسلام کالج کا انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ اپریل ۱۹۵۶ء درج ذیل ہے۔

"انٹرمیڈیٹ، میڈیکل گروپ میں پاس ہونے والے طلبہ کی فیصدی ۴۵٪ ہے جب کہ ثانوی بورڈ کی ۳۲ ہے۔ نان میڈیکل کی پاس فیصدی ۷۰.۶ ہے اور ثانوی بورڈ کا نتیجہ ۵۲ ہے۔ اور آرٹس میں کالج کی اوسط ۲۵.۸ ہے اور ثانوی بورڈ کی ۲۵.۶٪ ہے گویا ہمارا نتیجہ مجموعی لحاظ سے ۲.۶۶٪ رہا جبکہ ثانوی بورڈ نے ۲۳.۶٪ نتیجہ نکالا ہے۔ ہمارے چار طلبہ کا نتیجہ ابھی نہیں نکلا اور چار طلبہ ایک ایک مضمون میں کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

میڈیکل

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۲۱۰	چوہدری عبدالغنی	۲۹۳
۱۲۱۱	محمد انور	۳۳۷
۱۲۱۲	ولی احمد شاہ	۲۸۲
۱۲۱۶	نذیر احمد چوہدری	۲۶۳
۱۲۱۸	عبدالمالک شمیم احمد	۳۵۷
۱۲۲۰	مرزا اقبال احمد	۳۳۶
۱۲۲۲	نسیم الرحمان	۳۱۷
۱۲۲۷	عبدالمالک کاسی	۲۵۶
۱۲۲۸	ارشاد احمد چوہدری	۲۹۵
۱۲۱۹	غلام حسین	کمپارٹمنٹ فزکس

نان میڈیکل

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۳۵۴۹	محمد اسلم سجاد	۳۶۰
۳۵۵۴	مرزا لیاقت علی	۳۰۹
۳۵۵۵	حسین احمد	۳۵۱
۳۵۵۸	ملک محمود احمد اظہر	۲۵۸
۳۵۵۹	غلام مصطفیٰ	۳۳۹
۳۵۶۳	عبدالرحمٰن	۳۰۶
۳۵۶۲	سردار علی خان بھٹی	۳۴۰
۳۵۶۴	سید ناصر احمد	۴۵۹
۳۵۶۶	ایاز احمد ایاز	۲۸۳
۳۵۶۸	عبدالماجد	۳۴۷
۱۵۶۶۳	مرزا عبدالحمید	۲۸۹
		کمپارٹمنٹ
۳۵۴۰	فتح محمد خان	انگریزی
۳۵۴۸	پیر ظہور احمد چگی	"
۳۵۵۰	مشتاق احمد	"
۳۵۶۱	دیوان علی ڈوگر	"

آرٹس

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۱۷۴۵	محمد صدیق	۳۸۳
۱۱۷۴۶	مرزا انس احمد	۳۳۲
۱۱۷۴۸	محمد اسلم صابر	۳۹۵
۱۱۷۴۹	امان اللہ قریشی	۴۱۰
۱۱۷۵۱	محمود احمد کاہلوں	۳۰۹
۱۱۷۵۵	شاہد احمد خان پاشا	۲۷۸
۱۱۷۶۳	ناصر احمد خان نسیم	۳۷۳
۱۱۷۶۹	اللہ یار	۳۷۲
۱۱۷۷۴	ناصر احمد خالد	۳۰۲
۱۱۷۸۰	محمد علی	۳۱۵
۱۱۷۸۲	محمد الیاس	۲۹۵
۱۱۷۹۴	طارق احمد باجوہ	۲۹۲
۱۱۸۰۰	ملک محمود احمد	۲۹۰
۱۱۸۰۲	محمد اکرم میر	۲۹۴
۱۱۸۰۳	ایس نسیم اصغر بخاری	۲۶۶
۱۱۸۰۸	مقبول احمد	۳۰۹
		کمپارٹمنٹ
۱۱۷۵۲	محمد سلیم	انگریزی
۱۱۷۵۳	نیاز احمد	اقتصادیات
۱۱۷۵۶	ناصر احمد ظفر	انگریزی
۱۱۷۵۷	محمد ہارون	"
۱۱۷۹۳	بشیر احمد	"
۱۱۷۹۶	چوہدری نیاز حسین	"
۱۱۸۰۱	بشیر احمد حاجی	"
۱۱۸۰۷	محمود انور	"

مندرجہ ذیل طلبہ کا نتیجہ بعد میں نکلے گا

رول نمبر	نام
۳۵۳۷	محمد اشرف
۳۵۶۲	حمید اللہ
۱۱۷۶۴	سلیم احمد ناصر
۱۱۸۰۵	چوہدری اقبال حسین

ترقی کے سات گر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر کے صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱ میں فرماتے ہیں:-

واجعلوا بیوتکم قبلۃ واقیموا الصلوٰۃ وبشر المومنین

"واجعلوا بیوتکم قبلۃ" کے معنی قبلہ کے مختلف معنوں کی وجہ سے کئی ہوں گے اور جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایسے الفاظ کا استعمال کیا ہے کہ ایک لفظ ہی کئی معانی پر دلالت کر دے۔ پس جس قدر معنی سیاق و سباق کے رو سے لگ سکیں سب ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ پس قبلہ کے متفرق معنی مدنظر رکھتے ہوئے اس آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ:۔

(۱) اکٹھے ہو کر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے گھر تب ہی ہو سکتے ہیں جب سب لوگ اکٹھے ہو کر رہیں۔

(۲) ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آمنے سامنے مکان جانے کی غرض یہی ہوا کرتی ہے کہ بوقت پر آسانی سے مدد کر سکیں۔

(۳) چونکہ قبلہ کے معنی جہت کے بھی ہیں۔ پس یہ مراد بھی ہے کہ ایک ہی طرف سب مکان ہوں۔ یعنی سب جماعت ایک نظام کے ماتحت ہو اور متحدہ مقاصد کی پیروی کی جائے۔

(۴) قبلہ کے معنی نوع کے بھی ہوتے ہیں۔ پس یہ معنی بھی ہوں گے کہ ایک قسم کے مکان ہوں۔ ان معنوں کی رو سے اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ قومی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ غریب اور امیر میں مضبوط رابطہ ہو اور ساری قوم ایک ہی رنگ میں رنگین نظر آئے تاکہ ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت حاصل ہو۔ اگر ایک محلات میں رہے گا اور دوسرا جھونپڑے میں تو ارتباط پیدا ہونا مشکل ہو گا۔ اقیموا الصلوٰۃ میں دعاؤں کی طرف اور استقلال کے ساتھ کام کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ اقامت استقلال پر دلالت کرتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس آیت میں سات گر ترقی کے بتائے ہیں۔ جن پر عمل کر کے دنیا کی ہر قوم ترقی کر سکتی ہے۔ یعنی:-

(۱) اجتماع (۲) اتحاد (۳) تعاون (۴) نظام (۵) بڑے چھوٹے میں ارتباط (۶) دعا (۷) استقلال۔ اور آخری گر نگران کے لئے بتایا کہ وبشر المومنین کہ جو لوگ اطاعت کے حلقہ میں آجائیں۔ ان کو کامیابی کی خوشخبری دے کر ان کا حوصلہ بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ مایوسی اور نا امیدی سب آفتوں سے بڑی آفت ہے"

تحریک جدید کی بنیاد تو پہلے دن سے ہی اسی اصول پر رکھی گئی ہے۔ کہ ہر احمدی اپنے ایمان اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرے۔ کیونکہ حقیقت میں قربانی وہی اللہ تعالیٰ کے حضور قابل قبول ہے جو بہ انشراح صدر بشاشت اور راحت قلبی کے ساتھ کی جائے اور اپنی مرضی اور خوشی سے ہو۔ کیونکہ جو اپنی مرضی اور خوشی سے شامل ہو گا وہ طبعی طور پر اپنا وعدہ ادا بھی فوری کرے گا

پس خدام الاحمدیہ کے ناظم۔ قائد۔ زعما اور امراء یا صدر صاحبان اور دیگر عہدہ داران بالخصوص بالخصوص احباب تحریک جدید کے چندہ کو بشاشت قلبی کے ساتھ ۳۱ جولائی تک سو فیصدی پورا کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اعلان دارالقضاء

دفتر دارالقضاء سے متعلقہ امور کے متعلق احباب کو ام ازراہ کرم "ناظم دارالقضاء ربوہ" کے پتہ پر خط و کتابت فرمایا کریں۔ خاکسار کا یا کسی اور کا نام نہ لکھا کریں۔ ورنہ جواب میں تاخیر کے علاوہ دفتر کے لئے دقت بھی ہوتی ہے۔ خاکسار ۲۰ سے دو ماہ کی رخصت پر ربوہ سے باہر جا رہا ہے۔ اس صورت میں ذاتی نام کے خطوط دفتر ہذا خاکسار کو باہر کے پتے پر بھیجے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں جواب میں تاخیر بھی ہو گی۔ پس احباب اپنی دفتری خط و کتابت صرف مندرجہ بالا پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

تاج الدین ناظم دارالقضاء ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام

پندرہ روزہ تربیتی کلاس

۱۵ اگست ۵۶ء سے ۲۸ اگست ۵۶ء تک

تربیتی کلاس کے بارہ میں اس سے پہلے کئی اعلان ہو چکے ہیں اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال تربیتی کلاس ۱۵ سے ۲۸ اگست ۵۶ء تک ربوہ میں منعقد ہو گی مندرجہ ذیل امور خاص طور پر مدنظر رہیں:-

۱- ہر وہ مجلس جس کے اراکین کی تعداد چالیس سے زائد ہے ایک نمائندہ ضرور بھجوائے۔

۲- چالیس سے کم تعداد والی مجالس بھی پوری کوشش کر کے نمائندہ بھجوائیں۔

۳- نمائندگان کا خرچ متعلقہ مجلس کے ذمہ ہو گا۔ اور یہ خرچ بیس روپے فی نمائندہ ہے

۴- جن مجالس کا چندہ سالانہ اجتماع ۱۴ اگست ۵۶ء تک سو فیصدی مرکز میں جمع ہو جائیگا ان سے تربیتی کلاس کے نمائندہ کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔

۵- اگر ۳۱ جولائی ۵۶ء تک بیرونی مجالس سے بیس نمائندگان کے آنے کی اطلاع مل جائے گی تو کلاس جاری کی جائے گی ورنہ نہیں۔

۶- اگر ۱۴ اگست ۵۶ء تک پندرہ نمائندگان مرکز میں پہنچ جائیں گے تو کلاس جاری کی جائے گی ورنہ نہیں۔

۷- نمائندہ کم از کم مڈل پاس ہو۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ اور یہاں سے سیکھ کر اپنی مجلس میں سکھانے کی اہلیت رکھتا ہو۔

جملہ مجالس اس طرف خاص توجہ دیں یہ بڑی ضروری کلاس ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ آجکل موسمی تعطیلات ہیں۔ سکولوں اور کالجوں کے طلبا سہولت سے شامل ہو سکتے ہیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل الرحمٰن

(۲) میرا بچہ رسول میں امتحان دے رہا ہے اس کی کامیابی کے لئے نیز میری پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ ابوالمبارک پسرور

(۳) خاکسار کے تایا زاد بھائی مکرم قریشی افتخار احمد صاحب اشرف درویش قادیان ایک لمبے عرصہ سے گردے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب امرتسر گورنمنٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد انہیں کامل صحت عطا کرے آمین

قریشی شجاع الدین احمد ابن قریشی محمد اسمٰعیل صاحب عنبر آڈیٹر تحریک جدید ربوہ

(۴) چوہدری علم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگیوالی نمبر ۹ ضلع شیخوپورہ چار ماہ سے بعارضہ درد ریح بیمار ہیں اور چل پھر نہیں سکتے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

محمد وارث شاہ ہاشمی بھاگیوالی ضلع شیخوپورہ

(۵) خاکسار کی والدہ محترمہ دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور خاکسار کی بھاوجہ زوجہ شیخ نثار احمد صاحب لفٹننٹ عرصہ ایک ماہ سے دل کے دورہ کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔ احباب ہر دو کی شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ شیخ نذیر احمد ناصر دارالرحمت وسطی ربوہ

(۶) خاکسار کی اہلیہ دل کی بیماری میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ مظفر احمد

(۷) چوہدری نادر علی صاحب اسسٹنٹ ایگریکلچرل آفیسر ایک ماہ سے بخار اور کھانسی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد اسحٰق جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ ضلع مظفر گڑھ

دعائے نعم البدل

خاکسار کا نواسہ مبارک احمد بعمر چار ماہ اچانک بعارضہ ام الصبیان بیمار ہو کر ۲۴ گھنٹے کے اندر وفات پا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچے کے والدین کو نعم البدل عطا فرمائے اور صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

عبدالغفور خان احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

ترقی دیہات کا پروگرام

دیہات کی ترقی کے لئے تین سال سے پاکستان بھر میں ترقی دیہات کی تحریک شروع ہے یہ تحریک دیہی مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے کی ایک اور کوشش ہے جس کے تحت ایک بالکل نئے زاویے سے کام کی ابتداء کی گئی ہے

مغربی پاکستان میں ۸۰ فیصدی آدمی دیہات میں رہتے ہیں۔ دیہاتی لوگ ابتدائی آسائشوں اور تمدنی سہولتوں سے بیگانہ ہیں۔ ایسی تقدیر پیشہ کر آج سے ہزاروں سال پہلے کی ڈگر پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ لوگ باہمت بھی ہیں اور محنت کش بھی۔ لیکن ان کے رہن سہن کا معیار اتنا پست ہے کہ اس سے پست تر معیار شاید ہی کوئی ہو۔ ان کی زمینیں زرخیز ہیں مگر زرعی پیداوار کی شرح اتنی کم ہے کہ اس سے کم پیداوار کی شرح فی ایکڑ شاید ہی کہیں ہو۔ یہ صورت حال ایسی نہیں تھی کہ اسے زیادہ دیر تک نظر انداز کیا جا سکتا۔ ہماری ترقی اور خوشحالی کا راز ملکی انسانی، زرعی دولت اور زمین کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے میں مضمر ہے۔ اسی لئے زرعی پیداوار کو بڑھانے اور عوام کے رہن سہن کا معیار اونچا کرنے کے لئے ۱۹۵۳ء میں صوبے میں ترقی دیہات کے منصوبے پر عمل شروع ہوا۔ دیہات کی ترقی کے منصوبے میں عمل کا محور خود دہقان کو بنایا گیا ہے۔ اس کی مدد کے لئے تربیت یافتہ دیہی کارکن مہیا کئے جا رہے ہیں۔ یہ دیہی کارکن کسانوں کے دوست بھی ہیں۔ مشیر اور رہبر بھی۔ ان کے سامنے سب سے بڑا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ عوام کے تشکک اور عدم اعتماد کو جو صدیوں کے جمود اور تلخ تجربوں کی پیداوار ہے اعتماد اور یقین میں بدلیں اور عملی طور پر دیہاتیوں کی خدمت بجا لا کر انہیں بہتر زندگی کی طرف قدم بڑھانے پر راغب کریں۔

یہ کام کٹھن بھی ہے اور صبر آزما بھی اس راہ میں قدم قدم پر روکاوٹیں ہیں اور قسم قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ مگر دیہی کارکنوں کا عزم و استقلال، جوش عمل اور پیہم کوششیں ان کے لئے راہ پیدا کر رہی ہیں اور ہر جگہ یہ خاموش کارکن حوصلہ افزا نتائج پیدا کر کے دکھا رہے ہیں۔

تربیتی ادارے

اس وقت مغربی پاکستان میں لالہ موسیٰ، لائل پور، پشاور، کوئٹہ اور رحیم یار خاں میں دیہی کارکنوں کے تربیتی ادارے قائم ہیں۔ یہاں انہیں ایک سال تک ہر قسم کی تربیت دی جاتی ہے۔ امور زراعت۔ پرورش حیوانات۔ حفظان صحت۔ گھریلو صنعتوں اور اسی قسم کے بیسیوں اور کاموں کے متعلق ابتدائی واقفیت کرائی جاتی ہے۔ تربیت کے بعد یہ کارکن ترقی کے رقبوں میں جا کر عملی کام کرتے ہیں۔ ہر ترقیاتی علاقے میں تقریباً ڈیڑھ سو گاؤں ہوتے ہیں۔ جن کی مجموعی آبادی ایک لاکھ کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ ان میں ۳۰ مرد اور پانچ عورتیں کام کرتی ہیں۔ ان کی نگرانی کے لئے ایک ترقیاتی افسر مقرر ہوتا ہے جو ضلع کے تمام نظامی محکموں کی سرگرمیوں کو مربوط کر کے انہیں دیہات میں ترقی کے ایک باقاعدہ پروگرام کی تکمیل پر مامور کرتا ہے۔

مغربی پاکستان میں ترقی دیہات کے پروگرام کا ایک ناظم اعلیٰ مقرر ہے جس کے تحت پانچ علاقائی ڈائریکٹر لاہور، پشاور، حیدرآباد، کوئٹہ اور بہاولپور میں کام کر رہے ہیں۔ یہ ڈائریکٹر متعلقہ تربیتی اداروں اور ترقیاتی رقبوں کے انتظامات کی نگرانی کرتے ہیں۔

ترقیاتی رقبوں سے دیہاتی کارکنوں کے کام کے متعلق بہت حوصلہ افزا خبریں آ رہی ہیں۔ ان رقبوں میں بہت سے دیہات ایسے ہیں جن کی مکمل طور پر کایا پلٹ چکی ہے۔ چک نمبر ۱۹ ایس۔ بی تحصیل بھلوال کے لوگوں نے اپنی ہمت اور کوشش سے چھ میل لمبی سڑک منڈی تک خود بنالی ہے اور سب گاؤں میں صحت اور صفائی کا ایک نیا معیار قائم کر دکھایا ہے۔ ریوال تحصیل بھلوال میں مقامی لوگوں نے دیہی کارکنوں کے مشورہ سے ایک سکول کی عمارت خود تیار کر لی ہے اور یہاں سکول کھول دیا گیا ہے ڈیرہ اسمٰعیل کے ایک گاؤں ڈگی میں کارکنوں نے مقامی لوگوں سے مل کر صفائی اور خوشحالی کا ایسا قابل رشک معیار قائم کیا ہے کہ جو بھی اس گاؤں میں جاتا ہے حیران رہ جاتا ہے یہ صرف چند مثالیں ہیں۔ بہتر زراعت کے نمونے کے فارم جگہ جگہ قائم کئے جا رہے ہیں۔ گھریلو دستکاریوں کا فروغ۔ اصلاح اراضی۔ مویشیوں کی نسل کی اصلاح۔ تعلیم بالغاں، حفظان صحت اور اسی قسم کے بے شمار اور ایسے کام ہیں جو کم و بیش ہر ترقیاتی علاقے میں جاری ہیں۔ سکرنڈ کے علاقے میں اکثر جگہ ایسے نمونے کے فارم قائم کئے گئے ہیں جہاں کپاس کی آٹھ من فی ایکڑ اوسط پیداوار کے مقابلے میں ۱۴ سے ۱۵ من فی ایکڑ تک پیداوار حاصل کی جا رہی ہے۔ دیہاتی ان سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور کاشتکاری کے جدید طریقوں پر عمل کر کے ہر جگہ پیداوار بڑھا رہے ہیں۔ (ماخوذ)

غیر ملکی تجارت میں ڈیڑھ کروڑ روپے کا منافع

کراچی ۱۰ جولائی۔ مرکزی اعداد و شمار کے مطابق مئی ۱۹۵۶ء میں نجی سرمایہ پر پاکستان کی برآمد اور درآمد کے مقابلے میں ڈیڑھ کروڑ روپے زیادہ ہوئی۔ برآمدی سامان کی مالیت ۱۸ کروڑ ۹۰ لاکھ روپیہ رہی جبکہ درآمدی سامان کی مالیت ۱۷ کروڑ ۴۵ لاکھ روپیہ رہی۔ اپریل ۱۹۵۶ء کے مقابلہ میں مئی ۱۹۵۶ء میں نجی سرمایہ پر برآمدی سامان میں ۴۲ فی صدی کمی ہوئی۔ اس کی وجہ پٹ سن اور روئی اور پٹ سن کے سامان کی برآمد میں کمی تھی۔ اپریل ۱۹۵۶ء کی طرح مئی ۱۹۵۶ء میں بھی درآمدی سامان کی ایک سطح رہی۔

ورلڈ یونیورسٹی سروس کی علاقائی کانفرنس

کراچی ۹ جولائی ورلڈ یونیورسٹی سروس کی پاکستان کمیٹی کے سیکرٹری جنرل مسٹر قمر الزمان نے بتایا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کی علاقائی کانفرنس ۲۱ سے ۳۰ جولائی تک کراچی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں انڈونیشیا، جاپان، جنوبی ویٹ نام، فلپائن اور جنوبی کوریا کے نمائندے شرکت کریں گے۔ مسٹر قمر الزمان نے بتایا کہ ان دنوں کراچی میں انٹرنیشنل ہوسٹل کا سنگ بنیاد بھی رکھا جائے گا۔

مزارعین کی بیدخلی پر اظہار تشویش

کراچی ۱۰ جولائی۔ پاکستان گنا منتری کمیٹی کے سیکرٹری نے ایک بیان میں سابق پنجاب کے علاقہ میں مزارعین کی بیدخلی پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور ارباب

مقبوضہ کشمیر میں اشیائے ضروریہ کی گرانی

مظفرآباد ۱۰ جولائی: حد متارکہ جنگ کے اس پار سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں روز مرہ کے استعمال کی اشیاء انتہائی گراں ہو گئی ہیں اور ایک عام آدمی زندگی کی بیشتر ضروریات خریدنے سے قاصر ہے اس صورت حال نے لوگوں میں پریشانی اور بے اعتمادی پیدا کر دی ہے

حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بے دخل مزارعین کو متبادل جگہ بہم پہنچانے کا فوری انتظام کریں۔

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۷½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

جنرل منیجر

کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کیا جائے گا (محمد علی)

وزیراعظم الجزائر کے مسئلے پر بات چیت کیلئے پیرس پہنچ گئے

لنڈن ۱۱ جولائی ۔ وزیر اعظم محمد علی نے کل یہاں کہا ہے کہ کشمیر کا سوال پھر سلامتی کونسل میں اٹھایا جائے گا ۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ سلامتی کونسل کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قرارداد پر عمل درآمد کا کوئی نہ کوئی طریقہ اور ذریعہ ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائے گی ۔ وزیر اعظم محمد علی نے یہ بات پیرس کو روانگی سے قبل ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران کہی ۔

بعد کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی فرانس کے دو روزہ سرکاری دورے پر پیرس پہنچ گئے ۔ آپ یہاں فرانسیسی حکومت سے الجزائر کے مسئلے پر گفت و شنید کریں گے ۔

مسٹر محمد علی نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ ایک سیدھا سادا مسئلہ ہے اور وہ یہ کہ کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی زیر نگرانی آزادانہ رائے شماری کے ذریعے یہ فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا بھارت میں ۔

کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قرارداد کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ پاکستان اور بھارت دونوں نے اسے منظور کر لیا ہے ۔ اور اب اقوام متحدہ بھی اس کی پابند ہے ۔ اس قرارداد پر عمل درآمد ضروری ہے ۔

ایک سوال کے جواب میں مسٹر محمد علی نے کہا کہ آپ نے لنڈن میں کشمیر کے سوال پر بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر سے "تفصیلی بحث" کی ہے آپ نے کہا کہ میں نے اس مسئلہ پر دولت مشترکہ کے دوسرے وزرائے اعظم سے بھی تبادلہ خیال کیا ہے ۔ مسٹر نہرو سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم محمد علی نے کہا کہ "بدقسمتی سے ہم ہمارے بنیادی مسئلے پر متفق نہیں ہو سکے ۔"

ادھر کراچی میں وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے سرینگر ریڈیو کی اس اطلاع کی تردید کی ہے ۔ جس میں کہا گیا تھا کہ حکومت پاکستان نے فی الحال کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

ترجمان نے مزید کہا "ریڈیو نے یہ افواہ بھی اڑائی تھی کہ حکومت پاکستان نے اس وفد کو واپس بلا لیا ہے ۔ جو کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے گیا تھا ۔ پاکستان نے ابھی تک وفد کے ارکان کے ناموں تک کا اعلان نہیں کیا ۔ اس لئے اس کی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ صرف وزارت امور کشمیر کے مشیر مسٹر دین محمد یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے انتظامات کے لئے اقوام متحدہ گئے ہیں ۔

نئی دہلی ۱۱ جولائی ۔ بھارتی فضائیہ کا ایک تربیتی ہوائی جہاز کل ضلع نیلور میں گر کر تباہ ہو گیا ۔ ہوا باز چھلانگ لگا کر جان بچانے میں کامیاب ہو گیا ۔

خوراک کی تقسیم میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو

انتہائی سخت سزا دی جائے گی

ڈھاکہ ۱۱ جولائی ۔ مشرقی پاکستان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ اور چیف فوڈ ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل جیلانی نے کہا ہے کہ خوراک کی تقسیم میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی ۔ آج (۱۱ جولائی) سے فوج تمام صوبے میں خوراک کی تقسیم کا کام سنبھال رہی ہے ۔

سید عابد حسین کی تردید

راولپنڈی ۱۱ جولائی ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق کل مرکزی وزیر مواصلات سید عابد حسین کی توجہ اس بحث کی طرف مبذول کرائی گئی جو سیالکوٹ میں ان کی حالیہ تقریر کے متعلق لاہور کے ایک اخبار (نوائے وقت) میں شائع ہوئی ہے ۔ سید عابد حسین نے جواب دیا میں اخبارات میں اپنے متعلق شائع ہونے والی ہر چیز کا جواب دینا ضروری خیال نہیں کرتا ۔ ویسے میں اس الزام کی پر زور تردید کرتا ہوں کہ میں نے ہجوم کو تشدد پر ابھارا ۔ میں نے (سیالکوٹ کی تقریر میں) یہ کہا تھا کہ صرف پاکستان میں ہی لوگ اپنی مسلسل بدعنوانیوں کے ریکارڈ کے باوجود بچے رہتے ہیں ۔ اگر وہ کسی دوسرے ملک میں ہوتے تو ان غداروں کو گولی مار دی جاتی ۔"

سید عابد حسین نے مزید یہ بھی کہا کہ کوئی شخص عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا مشورہ دینے کا تصور تک نہیں کر سکتا ۔

اعانت الفضل

مکرم چوہدری محمد نذیر صاحب امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ لائلپور نے اپنے لڑکے بشیر احمد صاحب کی ایف ۔ ایس ۔ سی میں کامیابی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے کسی مستحق کے نام الفضل جاری کرنے کی غرض سے عنایت فرمائے ہیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بشیر احمد صاحب کو مزید علمی کامیابیاں عطا فرمائے ۔ اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے ۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

دریائے چناب میں مسافروں سے بھری ہوئی کشتی ڈوب گئی

سو سے زائد مسافر جان بحق ہو گئے

گوجرانوالہ ۱۱ر جولائی ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل پنڈی بھٹیاں کے قریب دریائے چناب کے مشہور تین طالب والا عرف چیچکاں والا کے مقام پر ایک کشتی غرقاب ہو گئی ہے اور اس سانحہ میں ایک سو سے زائد مسافر جان بحق ہو گئے ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسافروں سے بھری ہوئی یہ کشتی کنارے سے روانہ ہوتے ہی منجدھار میں پھنس گئی ۔ ملاحوں نے کشتی کو منجدھار سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی ۔ لیکن انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ۔ چند منٹ بعد یہ کشتی دریا کے درمیان ایک "ٹاپو" سے جا ٹکرائی ۔ اس کے پیندے کے تختے ٹوٹ گئے ۔ اور اس میں پانی بھر گیا ۔ چند ہی لمحوں بعد یہ کشتی ڈوب گئی ۔ چار ملاح صرف ایک کمسن بچی کو بچانے میں کامیاب ہوئے ۔ ان کے علاوہ تین عورتیں اور دو مرد ٹاپو پر زندہ بچے ہیں

گوجرانوالہ کے قریب بس الٹ گئی

گوجرانوالہ ۱۱ر جولائی ۔ کل گوجرانوالہ کے قریب لاہور سے آنے والی جی ٹی بس سروس کی ایک بس (نمبر ۱۱) الٹ گئی ۔ اس حادثہ میں بس کا کلینر محمد یوسف ہلاک اور دس مسافر شدید زخمی ہوئے ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بس کے ڈرائیور نے ایک سائیکل سوار کو بچانے کی کوشش کی لیکن وہ سٹیرنگ کو قابو میں نہ رکھ سکا اور بس الٹ گئی ۔

کامن ویلتھ کانفرنس کو محاذ رائے شماری کا پیغام

نئی دہلی ۱۱ر جولائی ۔ مقبوضہ کشمیر کے محاذ رائے شماری کی طرف سے لنڈن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے نام جو پیغام بھیجا گیا تھا ۔ اس کی مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں ۔ اس پیغام میں تنازعہ کشمیر کے جلد از جلد تصفیے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ خط متارکہ جنگ کی دونوں جانب پاکستان اور بھارت کی فوجیں آمنے سامنے کھڑی ہیں ۔ صورت حال انتہائی خطرناک ہے ۔ اور کسی وقت کوئی بات بھی ظہور پذیر ہو سکتی ہے ۔ ریاستی عوام پر ڈوگرہ راج کے مظالم انتہا کو پہنچ گئے ہیں ۔ اور سیاسی صورت حال غیر یقینی اور غیر مستحکم ہے ۔ ان حالات کو صرف آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے ذریعہ ہی دور کیا جا سکتا ہے ۔

بقیہ صفحہ ۲ (ایڈیٹوریل)

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مرض شناسی کا وہ معیار نہیں ہے ۔ جو دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں ہے ۔ ڈاکٹری ایک ایسا پیشہ ہے ۔ جس میں خدمت خلق کا بڑا موقع مل سکتا ہے ۔ اگر سرکاری ڈاکٹر اپنا پورا وقت توجہ اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف دیں تو یہ بھی ان کی بڑی قومی خدمت شمار ہو سکتی ہے

مشکل یہ ہے کہ ہم لوگ خدمت خلق کی بجائے زیادہ تر روپیہ کمانے میں منہمک ہو جاتے ہیں ۔ اور بعض ڈاکٹر جن کو شہرت حاصل ہو جاتی ہے ۔ بے شمار روپیہ کماتے ہیں اور اس طرح بجائے خدمت خلق اور فنی کمال کے شوق کے انہیں دولت کمانے کا چسکا پڑ جاتا ہے ۔

دوسری چیز جس کے کنٹرول کا اوپر ذکر ہے فیسوں کی زیادتی ہے ۔ جیسا کہ حکم میں لکھا گیا ہے ۔ فیسیں اتنی بڑھی ہیں کہ امراء کے سوا طبی امداد سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا غرباء تو غرباء درمیانہ طبقے کے لوگ بھی صحیح طبی امداد سے محروم ہیں ۔ اور اکثر غلط علاجوں کا شکار ہوتے ہیں ۔ خاص کر ہمارے جیسے ملک میں جہاں اچھے ڈاکٹروں کی بہت کمی ہے ۔ عوام کے لئے صحیح طبی امداد تو ایک خواب و خیال بن کر رہ گئی ہے کیونکہ ان کے لئے چند سرکاری ہسپتال ہیں مگر وہاں بھی انہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اکثر مریض علاج نہ ہونے کی وجہ سے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں

ایک تیسری چیز جس کی طرف وزارت کو توجہ دینی چاہیئے ۔ دواؤں کی قیمت ہے نہ صرف یہ کہ معمولی خوراک کی اصل سے بہت زیادہ قیمت لی جاتی ہے ۔ اکثر ڈاکٹر نسخہ لکھنے کی محنت سے بچنے کے لئے اب پیٹنٹ دوائیں زیادہ تجویز کرتے ہیں ۔ جو اکثر غیر ممالک سے برآمد کی جاتی ہیں ۔ اور جن کی قیمتیں صرف امراء ہی برداشت کر سکتے ہیں ۔ اکثر غریب مریض صحت کے لالچ میں اتنے مقروض ہو جاتے ہیں کہ اس فکر و غم کی وجہ سے صحتیاب نہیں ہو سکتے ۔ وزیر صحت کا اس طرف توجہ مبذول کرنا ایک نہایت مستحسن کام ہے ہمیں امید ہے کہ اگر اسی طرح حکومت نے پوری توجہ سے اصلاح کی کوشش جاری رکھی تو ملک و قوم کو بہت فائدہ ہوگا ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷